زاھد بہ زن فاحشہ گفتہ مستی   بنگر کہ بگسستی و چون پیوستی

زن گفت چنانکہ می نمایم ھستم   تو نیز چنانکہ می نمائی ھستی؟

لیکن اگرچہ زاھد سے چھیڑ چھاڑ کا رحجان خیام کے ھاں موجود ھے تاھم دراصل اس ضمن میں اولیت کا سہرا سعدی شیرازی کے سر ھے اور وہ اس طرح کہ خیام نے جو بات اپنی رباعیوں میں صاف صاف اور کھلے انداز میں کہی سعدی نے اسے ذرا چھپا کر پیش کیا اور یوں بالواسطہ انداز اختیار کرکے طنز کے ایک اھم اصول کی پیروی کی ۔ سعدی کا مشہور شعر ـــــ

گر کند میل بہ خوبان دل من خوردہ مگیر

کین گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند

طنز میں ایک نئے رحجان کی عکاسی کرتا ھے ۔ چنانچہ یہاں بات کو کھلے ہوئے اور سپاٹ انداز سے پیش کرنے کی بجائے اسے بالواسطہ طریق سے پیش کرنے کی کوشش صاف ظاھر ھے ۔

رندی و سرمستی اور زاھد سے چھیڑ چھاڑ کی اس رو کے ترجمان خیام اور سعدی کے علاوہ خسرو اور حافظ بھی ھیں ۔ لطف ادا اور جدت اسلوب کے موجد سعدی تھے لیکن اس ضمن میں امیر خسرو نے بھی اسلوب کے سینکڑوں نئے پیرائے پیدا کئے ۔ خسرو کا مشہور شعر

زبان شوخ من ترکی و من ترکی نمیدانم

چہ خوش بودے اگر بودے زبانش در دہان من

ان کے اسلوب کی جدت کا نمایاں ثبوت ھے ۔